

امام مہدی (عج) کے عقیدہ پر مسلمانوں کا اجماع

<?xml encoding="UTF-8">



امام مہدی (عج) کے عقیدہ پر مسلمانوں کا اجماع

تحریر: محمود حسین حیدری

عقیدہ مہدویت کے مسلم الثبوت ہونے پر صدر اسلام کے مسلمانوں میں اجماع واضح اور بلا شبہ ہے اجماع مسلمین سے مراد صرف اجماع شیعہ نہیں ہے کیونکہ یہ واضحات میں سے ہے اور سب جانتے ہیں کہ عقیدہ وجو دوظہور امام مہدی (عج) اصول و ضروریات مذہب شیعہ اثنا عشری میں سے ہے جس میں کوئی بحث کی گنجائش نہیں۔ بلکہ اجماع مسلمین سے مراد اجماع شیعہ و اہل سنت ہے رسول اللہ کی وفات کے بعد صحابہ و تابعین کے درمیان عقیدہ مہدی (عج) مسلم تھا اور ظہور حضرت امام مہدی (عج) کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں تھا، اسی طرح قرن اول کے بعد سے لے کر چودہویں صدی ہجری تک آپ کے ظہور کے سلسلے میں بھی تمام مسلمانوں کے درمیان اتفاق تھا، اور اگر کوئی ان احیاء کی صحت اور ان کے رسول خدا سے صادر ہونے کے بارے میں شک یا تردد کرتے تو اس شخص کی ناواقفیت پر حمل کرتے تھے، یہی وجہ ہے آج تک تاریخ اسلام میں جھوٹے اور جعلی مہدیوں کی رد میں کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ عقیدہ ہی باطل ہے، بلکہ حضرت مہدی (عج) کے اوصاف اور علامتوں کے نہ ہونے کے ذریعے رد کیا ہے۔

مثال کے طور پر ”ابو الفرج“ لکھتے ہیں: ”ابوالعباس“ نے نقل کیا ہے کہ میں نے مروان سے کہا ”محمد بن عبد اللہ“ خود کو مہدی کہتے ہیں، اس نے کہا: نہ وہ مہدی موعود (عج) ہے نہ ان کے باپ کی نسل سے ہوگا بلکہ وہ ایک کنیز کا بیٹا ہے۔ (مقاتل الطالبین، ص ۲۲۱؛ آفتاب عدالت، ص ۸۵)۔

ابو الفرج ہی لکھتے ہیں: جعفر بن محمد [امام جعفر الصادق] علیہ السلام جب بھی محمد بن عبد اللہ کو دیکھتے گریہ کرتے تھے اور فرماتے تھے ”ان پر [حضرت مہدی (عج)] میری جان فدا ہو، لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ شخص مہدی موعود ہے جب کہ یہ قتل کیا جائے گا اور کتاب علی علیہ السلام میں امت کے خلفاء کی لسٹ میں اس کا نام نہیں ہے۔ (مقاتل الطالبین، ص ۲۶۱؛ آفتاب عدالت، ص ۱۶)۔

مختصر یہ کہ ”عقیدہ مہدویت“ صدر اسلام سے ہی مسلمانوں کے درمیان مشہور تھا اور لوگوں میں اتنا راسخ ہو گیا تھا کہ وہ صدر اسلام ہی سے ان کے انتظار میں تھے اور ہر لمحہ صحیح مصداق کی تلاش میں رہتے تھے اور کبھی غلطی سے بعض افراد کو مہدی سمجھ بیٹھتے تھے، اور جیسا کہ عرض کیا مسئلہ مہدی (عج) پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ چنانچہ:

”الذین اتفق علیہ العلماء ان المہدی هو القائم فی آخر الوقت ، اِنَّہ یملاء الارض عدلاً والاحادیث فیہ وفی ظہورہ کثیرہ ۔“

وہ چیز جس پر علماء اسلام کا اتفاق ہے وہ یہ ہے مہدی قائم کی شخصیت جو آخری زمانے میں ظہور فرمائیں گے اور زمین کو عدل سے پر کر دیں گے۔ اور حضرت مہدی (عج) کے وجود اور ظہور کے بارے میں احادیث بہت زیادہ ہیں۔ (سویڈی ، سبائک الذہب ، ص ۸۷)۔

۲۔ جناب ابن ابی الحدید معتزلی ” شرح نہج البلاغہ “ میں لکھتے ہیں :

” قد وقع اتفاق الفريقین من المسلمین اجمعین علی انّ الدنیا والتکلیف لاینقض الاّ علیہ ۔“ (شرح نہج البلاغہ ، ج ۳، ص ۵۳۵)۔

تمام شیعہ و سنی مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ دنیا اور تکلیف ختم نہیں ہوگی مگر یہ کہ حضرت مہدی پر ، یعنی حضرت مہدی کے ظہور کے بعد۔

۳۔ شیخ علی نامف ” غایۃ المامول “ میں لکھتے ہیں:

” اتّضح مما سبق ان المہدی المنتظر من ہذہ الامۃ وعلی ہذا سلفاً وخلفاً۔ (غایۃ المامول شرح تاج جامع الاصول ، ج ۵، ص ۹۹۲)۔

” مہدی منتظر اسی امت میں سے ہیں اور اہل سنت میں سے جو لوگ گزر گئے اور جو آنے والے ہیں سب کا یہی عقیدہ تھا اور ہے ۔“

۴۔ علامہ شیخ محمد سفاری حنبلی ؛ ” لوائح الانوار البہیّۃ “ میں لکھتے ہیں :

” فالایمان بخروج المہدی واجب کما ہو مقرر عند اہل العلم ومدوّن فی عقاید اہل السنہ والجماعۃ “

امام مہدی کے خروج اور ظہور پر ایمان رکھنا واجب ہے جیسا کہ یہ بات اہل علم کے نزدیک مشخص اور عقائد ہ اہل سنت والجماعت میں لکھی ہوئی ہے ۔ (لوائح الانوار البہیہ وسواطع الاسرار الاثر یہ ، ج ۲، ص ۷۳)۔

۵۔ جناب ابن خلدون ” المقدمہ میں لکھتے ہیں :

” اعلم انّ المشہور بین الکافہ من اہل الاسلام علی ممرالاعصار اِنَّہ لابدّ من آخر الزمان من ظہور رجل من اہل البیت یوید الدّین ویظہر العدل ویتبّعہ المسلمون ویستولی علی الممالک الاسلامیہ ویُسمی بالمہدی “

” جان لیں ! تمام اہل اسلام [اعم از شیعہ و سنی] میں یہ بات مشہور تھی اور ہے کہ آخری زمانے میں اہل بیت پیغمبر میں سے ایک شخص ظہور فرمائے گا وہ دین کی مدد کرے گا اور عدل کا قیام کرے گا اور تمام مسلمان اس کی پیروی کریں گے ، وہ اسلامی ممالک کی سرپرستی کرے گا اور اس کا نام مہدی ہوگا۔ (مقدمہ ابن خلدون ج ۲، ص ۱۸۷، باب فی امر الفاطمی وما یدّٰب الیہ الناس)۔

۶۔ علامہ محمد جواد مغنیہ مصری ” الشیعہ والتشیع “ کے ص ۶۳۲ پر لکھتے ہیں ” وجود مہدی (عج) کو عقل کے سامنے پیش کیا تو انکار نہیں کیا، قرآن کی طرف رجوع کیا تو اس موضوع کے مشابہ بہت پایا، حدیث نبوی کی طرف مراجعہ کیا ، حدیثیں بہت زیادہ تھیں ، اہل سنت والجماعت کی کتابوں میں تلاش وجستجو کی تو سب کو اپنا ہم عقیدہ پایا، پس کس طرح یہ مسئلہ [مہدی (عج)] مسائل خرافی میں سے ہے ؟ فاضل مصنف حضرت مہدی (عج) کے بارے میں علماء اہل سنت کے اقوال کو بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں ” پس یہ مہدی (ع) جسے ترمذی، ابن ماجہ ، ابی داؤد، ابن حجر ، ابن صباغ مالکی و صفدی وغیرہ کہتے ہیں وہی مہدی موعود ہیں جن

کے وجود کے شیعہ قائل ہیں :اگر حضرت مہدی(عج) کا وجود مسائل خرافی میں سے ہے تو اس کے ،ذمہ دار خود پیغمبر اکرم(ص) ہیں ، اور وہ لوگ جو وجود مہدی(ع) کا مذاق اڑاتے ہیں حقیقت میں یہ لوگ اسلام اور رسول اکرم (ص)کا مذاق اڑاتے ہیں ، کیوں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا : ” من انکر المہدی فقد کفر بما انزل علی محمد “ جس نے مہدی کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا ۔ (الشیعہ والتشیع، ص ۱۳۲۔)

۷۔ قاضی بھلول آفندی المحاکمہ فی تاریخ آل محمد ” میں لکھتے ہیں : ”انّ ظہورہ امراتفق علیہ المسلمون فلا حاجة الی ذکر الدلیل۔“ حضرت مہدی(عج) کا ظہور ایک ایسا امر ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے ، لہذا کسی دلیل کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

یہ تھے چند بزرگ سنی علماء کے اقوال جن میں وجود اور ظہور حضرت امام مہدی(عج) پر اجماع کا دعویٰ کیا گیا ہے ۔

۸۔ ایک اور قول ملاحظہ فرمائیں ” حضرت مہدی(ع) کے ظہور اور آمد کے بارے میں دنیا کے کسی مسلمان کا اختلاف نہیں، اہل سنت کے چاروں امام اور عہد حاضر میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر حضرت امام مہدی(عج) کے ظہور اور آمد پر متفق ہیں البتہ اہل سنت اور شیعہ! دونوں کے عقاید کے مطابق امام مہدی(عج) کا ایک ہونا کسی بھی چھوٹی سی روایت اور آنحضرت کی بیان کردہ کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔

” ہم نہیں جان سکے کہ شیعہ نے ظہور مہدی کے بارے میں جو عقیدہ اپنا یا ہے اس کا مآخذ کیا ہے ، صرف آنحضرت ہی نہیں بلکہ شیعہ کے مذکورہ عقیدے کی تائید میں حضرت علی رض حضرت حسن ؛ اور حضرت حسین رض کی طرف سے بھی کوئی سند نہیں ملتی۔“

”آنحضرت کی بیان کردہ احادیث کے مطابق ” بعثت مہدی“ کا عقیدہ تو تیار ہو گیا ، لیکن وہ آنحضرت کی بیان کردہ ساٹھ ۶۰ سے زیادہ علامات کو اپنے مزعوم ” امام مہدی ع “ پر منطبق نہ کرسکے۔ انہیں یہ مشکل ہر دور میں پیش آئی ہے (حضرت امام مہدی، ضیاء الرحمن فاروقی، ص ۲۰، ۱۸، ۱۷)

یہ تھے جناب فاروقی صاحب کے الفاظ کہ انہوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ ظہور حضرت مہدی(عج) کے بارے میں مسلمانوں کے تمام مکاتب اتفاق نظر رکھتے ہیں ان کے اور دوسرے علماء اہل سنت کے اقوال کا نتیجہ یہ ہے کہ ” عقیدہ وجود و ظہور حضرت مہدی (ع)؛ مسلمانوں کے متفق علیہ عقاید میں سے ایک ہے اور اس عقیدے کے واضع خود پیغمبر اکرم (ص) ہیں ۔

لیکن جناب فاروقی کا یہ کہنا کہ ” شیعہ اور اہل سنت کے عقاید کے مطابق امام مہدی(عج) کا ایک ہونا کسی بھی چھوٹی سی روایت سے ثابت نہیں ہوتا“

ایک غلط دعویٰ ہے ، کیونکہ حضرت مہدی(ع) کے بارے میں جو روایتیں وارد ہوئی ہیں اسے شیعوں نے بھی نقل کیا ہے اور سنی محدثین نے بھی،

ربا شیعوں کی روایات کے مآخذ ، ! تو اسے جناب فاروقی صاحب بھی جانتے تھے کہ شیعہ روایات کا مآخذ ومنبع وحی الہی ہے جو خاندان وحی (یعنی آل رسول) کے توسط سے ان تک پہنچی ہے ، لہذا کبھی بھی مقام تطبیق میں مشکل سے دچار نہیں ہوئے ۔

کاش فاروقی صاحب (عدم تطبیق) کی تہمت لگانے سے پہلے شیعہ علماء اور محققین کی کتابیں پڑھنے کی زحمت گوارا کرتے تو جس طرح وجود و ظہور حضرت مہدی(عج) کا انکار نہ کرسکے اسی طرح واضح ہوتا کہ شیعوں کے نزدیک حتی وجود وذات والامقام حضرت مہدی(ع) بھی کبھی مبہم نہیں رہا اور وہ ابھی تک اس

مسئلے میں دوسروں کے برخلاف مطمئن رہے ہیں اس لئے کہ جس کے ظہور کے وہ منتظر ہیں ابھی ان کا ظہور ہوا ہی نہیں ورنہ روایات شیعہ جن اوصاف کا ذکر کرتیں ہیں وہ سب ان کے امام پر کاملاً منطبق ہیں۔ لیکن افسوس اہل سنت کے کچھ افراطی و تفریطی گروہ پر جو مدارک سند تاریخ اور اسلامی افکار کے گہرے مطالعہ کی محرومی یا کتب اہل سنت میں موجود متضاد احادیث کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہوئے ہیں یاہورہے ہیں، لیکن جن بزرگ سنی علماء نے اسلامی افکار اور احادیث کا گہرا اور دقیق مطالعہ کیا ہے انہوں نے پہلے گروہ کے خلاف امام مہدی (عج) کے شیعہ تصور (جسے پیغمبر اکرم (ص) اور ان کے اہل بیت (ع) نے پیش کیا تھا) کو قبول کیا

رسول خدا (ص) اور ائمہ اہل بیت (ع) سے ایسی سیکڑوں احادیث وارد ہوئی ہیں جن سے حضرت مہدی (ع) کا تعیین ہوتا ہے، نیز ان احادیث کی دلالت اس بات پر ہے کہ حضرت امام مہدی (عج)، اہل بیت (ع) میں سے ہوں گے، اولاد فاطمہ (س) میں سے ہوں گے، حضرت امام حسین (ع) کی ذریت میں سے ہوں گے وہ امام حسین (ع) کی نویں پشت میں ہیں۔

امام یا خلیفہ وامیر بارہ ہوں گے، ان میں پہلے علی (ع) اور آخری مہدی (ع) ہوں گے یعنی مہدی (عج) بارہ اماموں میں سے ایک ہیں۔

یہ روایات اس عام تصور کو ائمہ اہل بیت (ع) کے بارہویں امام (حضرت مہدی بن حسن عسکری (ع)) میں محدود کردیتی ہیں اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ان روایات کو نقل کرنے والے جناب بخاری و مسلم و ابی داؤد و احمد، امام محمد تقی و امام علی النقی اور امام حسن العسکری کے ہمعصر تھے اس سے یہ بات واضح سمجھ میں آتی ہے کہ اس احادیث کو رسول اللہ سے اس وقت نقل کیا گیا جب کہ خارج میں اس کا مصداق نہیں تھا اور ائمہ کی تعداد مکمل نہیں ہوئی تھی۔ لہذا یہ شک نہیں کیا جاسکتا کہ یہ احادیث، شیعہ ائمہ (ع) کی واقعی تعداد کے مطابق نقل کردی گئی ہے تاکہ ان کے بارہ امام کے عقیدے کی تقویت ہو جائے اور جب تک ہمارے پاس یہ دلیل ہے کہ مذکورہ احادیث ائمہ اثنا عشر (جن کے شیعہ قائل ہیں) کی واقعی تعداد مکمل ہونے سے پہلے ہی کتابوں میں نقل کی گئی ہے تو ہم اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدیث کسی طے شدہ منصوبے کے تحت جعل نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ ایک الہی حقیقت ہے جسے اس نے بیان کیا ہے جو اپنی طرف سے اور اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا ہے [و ما یطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی] اور خلیفہ یا امام، یا امیر، بارہ ہوں گے آپ کی یہ پیشین گوئی اس وقت پوری ہوئی جب یہ تعداد امام المتقین امیر المومنین علی ابن ابی طالب (ع) سے شروع ہو کر امام مہدی (ع) تک بارہ ہو گئی اس طرح حدیث نبوی کا ایک مصداق خارج مین متحقق ہو گیا، ”فماذا بعد الحق الا الضلال فائی تصرفون۔“ (سورہ یونس، آیت ۲۳)۔

اور حق کی روشن راہ کے بعد بجز گمراہی کچھ نہیں تو تم کہا بہکے جارہے ہو؟